سوال

(538) بھیڑ سے بچنے کے لیے عورتوں کا جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارنا

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

ان عورتوں کا کیا حکم ہے جو ضعفاء کے ساتھ غروب قمر کے بعد مزدلفہ سے منیٰ کے لیے روانہ ہوجاتی ہیں اور یہاں آکر بھیڑ سے بچنے کے لیے جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارتی ہیں؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علىٰ رسول اللہ، أما بعد!

امام الموفق ابن قدامہ رحمہ اللہ المغنی میں فرماتے ہیں کہ ضعیفوں اور عورتوں کو پہلے روانہ کردینے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ حضرت عبدالرحمن بن عوف اور سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا ان حضرات میں سے ہیں جو کمزوروں کو پہلے روانہ کردیا کرتے تھے۔ امام عطاء بن ابی رباح، ثوری، شافعی، ابوثور رحمہم اللہ اور اہل رائے یہی کہتے ہیں۔ اور ہمیں اس مسئلے میں کسی کی مخالفت معلوم نہیں ہے۔ اور اس میں ان کمزوروں کے ساتھ نرمی اور ازدحام کی مشقت کا ازالہ ہے اور نبی کریم علیہ السلام کے فعل کی اقتدا ہے۔

امام شوکانی رحمہ اللہ نیل الاوطار میں کہتے ہیں:

''دلائل سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ رمی جمرہ کا وقت طلوع آفتاب کے بعد ہے۔ اور عورتیں اور دیگر ضعفاء کے لیے رخصت ہے اور جائز ہے کہ سورج کے طلوع سے پہلے رمی کرلیں۔''

امام نووی رحمہ اللہ مجموع الفتاویٰ میں لکھتے ہیں کہ:

''امام شافعی رحمہ اللہ اور ان کے اصحاب کہتے ہیں کہ سنت یہ ہے کہ عورتوں اور دیگر ضعفاء کو مزدلفہ سے آدھی رات کے بعد سورج نکلنے سے پہلے جلدی روانہ کردیا جائے، تاکہ یہ لوگوں کے ازدحام سے پہلے جمرہ عقبہ کی رمی کرلیں۔''

پھر اس کے بعد اس کی تائید میں احادیث ذکر کی ہیں۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

احکام ومسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر392

محدث فتویٰ